طاہر عبدالرزاق

قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

مارکونی نے ریڈیو بنایا......... نیوٹن نے قوانین حرکت بنائے .... ایڈیسن نے بلب بنایا......... گراہم بیل نے ٹیلی فون بنایا......... رائٹ برادران نے ہوائی جہاز بنایا......... ارشمیدس نے قانون ارشمیدس بنایا......... سر فلیمنگ نے پینسلین بنائی .... میخائل کلاشنکوف نے کلاشنکوف بنائی......... ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ بنایا......... اور......... انگریز نے قادیانی بنائے۔

کولمبس نے امریکہ دریافت کیا..... اور..... فرنگی نے مرزا قادیانی دریافت کیا..... مرزا قادیانی انگریزی حکومت کا ایک سیل مین تھا..... ایک بزنس پروموٹر تھا..... ایک تشہیری ایجنٹ تھا..... وہ انگریزی مصنوعات کی تشہیر کا کنٹریکٹر تھا..... وہ انگریزی مصنوعات کو اپنے چھابڑے میں لے کر گاؤں گاؤں..... قصبہ قصبہ..... اور شہر شہر گھومتا رہتا..... اور انگریزی مصنوعات بیچتا..... اور اس کے چھابڑے میں کون کون سا مال ہوتا تھا؟

اس کے چھابڑے میں کفر، الحاد، منافقت، زندیقیت، ارتداد، جھوٹی نبوت، جھوٹی مجددیت، ولایتی مہدویت، بناسپتی مسیحیت، اطاعت انگریز، غلامی ملکہ، قصائد انگریز گورنمنٹ، تردید جہاد، غداری اسلام، اجرائے نبوت، توہین رسالت، توہین الوہیت، توہین قرآن، توہین حدیث، توہین اسلام، توہین صحابہؓ و اولیاء، توہین مسلمانان عالم جیسی اشیاء تھیں۔ مرزا قادیانی اپنے اس زہریلے اور جہنمی چھابڑے کو سر پر اٹھائے آوازیں لگاتا اپنی اشیاء بیچتا.........ان کی تشہیر کرتا......... جو اس سے سودا خرید لیتا وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا۔

آج ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ تم انگریزوں کے خود کاشتہ پودے ہو......... تو وہ بڑے چڑتے ہیں......... بدکتے ہیں......... حالانکہ بیّن ثبوت موجود ہیں......... واضح شہادتیں حاضر ہیں......... کتابیں گواہی دینے کے لیے موجود ہیں......... الفاظ زندہ ہیں......... صفحات آن ریکارڈ ہیں......... پھر بدکنا کیسا؟ پھر چڑنا کیسا......... صنعت کو صانع پر فخر ہونا چاہیے۔ حوالوں کی لیے چند آئینے پیش خدمت ہیں جن میں قادیانی سب کچھ دیکھ سکتے ہیں۔

ہوتا ہے ایک پل میں کھنڈر دل بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید و حمایت میں گزرا ہے۔ اور میں نے مخالف جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکھٹی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی تمام کتابوں کو عرب ممالک اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں"۔ ("تریاق القلوب" ص ۲۵، مصنف مرزا قادیانی)

○ "سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت، حکومت برطانیہ ہے"۔ ("شہادت القرآن" ص ۸۶، مصنف مرزا قادیانی)

○ "خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے۔ نہ یہ امن مکہ مکرمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں" ("تریاق القلوب" ص ۲۶، مصنف مرزا قادیانی)

○ "اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں"۔ (ضرورت الامام" ص ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

○ "صرف یہی التماس ہے کہ سرکار دولت مدار..... اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت احترام و احتیاط اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت کی نظر سے دیکھیں، ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ (مرزا قادیانی کی درخواست بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ۷، ص ۱۸، مصنف مرزا قادیانی)

○ "انگریزی سلطنت تمہاری لیے ایک رحمت ہے۔ تمہارے لیے ایک برکت ہے اور خدا کی طرف سے تمہاری وہ سپر ہے۔ پس تم دل و جان سے اس سپر کی قدر کرو"، (اشتہار مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد دہم، ص ۱۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

○ "گورنمنٹ برطانیہ کے ہم پر بڑے احسان ہیں اور ہم بڑے آرام اور اطمینان سے زندگی بسر کرتے اور مقاصد کو پورا کرتے ہیں....... اور ارد گرد دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لیے جائیں تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔" (برکات خلافت" ص ۶۵)

○ "ہم اس سلطنت کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گزار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں کسی ایسے ظالم بادشاہ کے حوالے نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا، کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے۔ اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ذلت اور کمزوری کی پستی سے اوپر کی طرف اٹھاتی ہے" (نور الحق" حصہ اول، ص ۴، منصف مرزا قادیانی)

○ "پس میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لیے بطور ایک تعویذ کے ہوں بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچائے۔" (نور الحق "ص ۳۳، مصنف مرزا قادیانی)

○ "ہم اور ہماری ذریت پر فرض ہو گیا ہے کہ اس مبارک گورنمنٹ برطانیہ کے شکر گزار رہیں۔" ("ازالہ" طبع دوم حاشیہ، ص ۷۵)

○ "ابر رحمت کی طرح خدا تعالیٰ برطانوی حکومت کو دور سے لایا۔ جس کا شکر ہر فرد ہندوستانی پر فرض عین سے بھی بڑھ کر فوقیت رکھتا ہے۔" (ازالہ اوہام، مصنف مرزا قادیانی)

○ "میں اپنی جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل سمجھتے ہوئے دل کی سچائی سے ان کی اطاعت کرے" ("ضرورت الامام" ص ۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

○ "میرے مریدوں کی ایک جماعت تیار ہوئی ہے جو اس گورنمنٹ کے دلی جاں نثار ہیں۔" (گورنمنٹ کے نام عریضہ "تبلیغ رسالت" جلد ششم، ص ۶۵، مصنف مرزا قادیانی)

○ "اس پاک جماعت (فرقہ احمدیہ) کے وجود سے گورنمنٹ برطانیہ کے لیے انواع و اقسام کے فوائد مقصود

ہوں گے۔" ("ازالہ اوہام" ص ۸۴۹-۱۶۵، مصنف مرزا قادیانی)

○ "اور میں گورنمنٹ (برطانیہ) کی پولیٹیکل خدمت و حمایت کے لیے ایسی جماعت تیار کر رہا ہوں جو آڑے وقت میں گورنمنٹ کے مخالفوں کے مقابلے میں نکلے گی۔" ("الہامی قاتل" نمبر ۱، جلد ۱۸، ص ۵)

○ "غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے اور یا وہ لوگ جو میرے اقارب یا خدام میں سے ہیں ان کے علاوہ ایک بڑی تعداد علماء کی ہے جنہوں نے میری اتباع میں اپنے وعظوں سے ہزاروں دلوں میں گورنمنٹ کے احسانات جما دیئے ہیں۔" ("تبلیغ رسالت" جلد ہفتم، مصنف مرزا قادیانی)

○ "ہمیں اس گورنمنٹ کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش کرنا عبث ہے۔" (اشتہار مرزا قادیانی مندرجہ "تبلیغ رسالت" جلد ششم، ص ۵)

○ "بلکہ اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزار ہو سکتا ہے اور قسطنطنیہ میں۔ (ارشاد مرزا قادیانی مندرجہ "ملفوظات احمدیہ" جلد اول، ص ۴۶)

○ "میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں۔" (اشتہار مرزا قادیانی، مرزا ۲۲/مارچ ۱۸۹۷ء)

○ "یہ تو سوچو اگر تم اس گورنمنٹ کے سائے سے باہر نکل جاؤ تو پھر تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ ہر ایک اسلامی سلطنت تمہیں قتل کرنے کے لیے دانت پیس رہی ہے کیونکہ ان کی نگاہ میں تم کافر اور مرتد ٹھہر چکے ہو" ("تبلیغ رسالت" جلد دہم، ص ۱۲۳، مصنف مرزا قادیانی)

○ "جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی، اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار (انگریزی حکومت) کو (اپنی حمایت و نصرت سے) قائم رکھا جائے" ("الفضل قادیان" ۳/جنوری ۱۹۴۵ء، بیان مرزا بشیر الدین محمود)

مندرجہ بالا تحریرات کو جب ہم دیکھتے ہیں تو مرزا قادیانی کہیں اپنے باپ کو دادا کی مسلمانوں سے غداریوں اور انگریزوں سے وفاداریوں پر نازاں نظر آتا ہے۔ کہیں خود کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھ کر خوشی سے رقص کرتا دکھائی دیتا ہے۔ کہیں فرنگی کی حمایت و تائید میں کتابیں لکھ کر انہیں بیرونی ممالک میں بھیج کر اپنی شخصیت پر فخر کرتا نظر آتا ہے۔ کہیں ملکہ کے گلے کا تعویذ بن کر لہک رہا ہے۔ کہیں انگریزی سلطنت کی حفاظت کے لیے خون بہا دینے کا اعلان کر کے اپنی بہادری و شجاعت کی خود ساختہ تاریخ رقم کر رہا ہے اور کہیں انگریزی حکومت کے تحفظ کے لیے اپنے چیلے چانٹوں کی فوج تیار کر کے دربار فرنگی میں اپنی قیمت میں اضافہ کر رہا ہے۔ ہم تو اس ننگ دین و ملت کے بارے میں یہی کہہ سکتے ہیں۔

بلاکت آفریں اس کی ہر اک بات
عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

قادیانیوں کی یہ ضمیر فروشی، وطن فروشی، ایمان فروشی، غیرت فروشی اور قوم فروشی کس لیے تھی؟
اس لیے کہ قادیانیت اور فرنگیت ایک ہی چیز کے دو نام تھے۔ دونوں کا کام ایک تھا۔ دونوں کا سفر ایک تھا۔ دونوں کی منزل ایک تھی اور وہ تھی کرہ ارض سے اسلام اور مسلمان کا خاتمہ!

ان میں سے ایک سفاک قاتل تھا، دوسرا اس کی تیغ جفا، ایک ستم گر تیر انداز تھا دوسرا زہر میں بجھا ہوا تیر، ایک زہر ساز تھا دوسرا زہر فروش، ایک سانپ تھا دوسرا اس کو پالنے والا، المختصر ایک چور تھا اور دوسرا چور کی ماں! چور اور چور کی ماں میں کتنا گہرا تعلق تھا، وہ چور کے اس بیان سے واضح ہو جاتا ہے۔

"دینی طور پر ہماری جماعت کے جو تعلقات گورنمنٹ کے ساتھ ہونے چاہئیں، ان کو حضرت مسیح موعود ہی سب سے بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اس کے متعلق خوب کھول کھول کر لکھا ہے۔ حتیٰ کہ آپ لکھتے ہیں کہ میں نے کوئی کتاب ایسی نہیں دیکھی جس میں گورنمنٹ کی وفاداری کی طرف توجہ نہ دلائی ہو۔ پھر فرماتے ہیں گورنمنٹ کے سکھ کو اپنا سکھ، گورنمنٹ کی تکلیف کو اپنی تکلیف، گورنمنٹ کی ترقی اپنی ترقی، گورنمنٹ کے تنزل کو اپنا تنزل سمجھنا چاہیے۔" (بشیر الدین محمود کا خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار "الفضل" جلد ۴، نمبر ۶، مورخہ ۶/مارچ ۱۹۱۷ء)

محترم قارئین! سوال اٹھتا ہے کہ انگریز نے یہ خبیث پودا کیوں لگایا؟ اس کی آبیاری اور انتہائی نگہداشت کیوں کی؟ جواباً عرض ہے.........تاکہ.........

- جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی جگہ مرزا قادیانی کی انگریزی نبوت چلائی جائے۔
- اسلام کی رفیع الشان عمارت کو مسمار کر کے اس کے کھنڈرات پر قصر قادیانیت تعمیر کیا جائے۔
- شجر اسلام کو قادیانی چوہوں کے نوکیلے اور تیکھے دانتوں سے کترایا جائے۔
- مسلمانوں کو اسلام کی بجائے قادیانیت کی چھت کے نیچے لایا جائے۔
- مسلمانوں کی ملی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے؟
- ہندوستان میں اسلامی اور آزادی کی تحریکوں کو کچلا جا سکے مسلمانوں کو کفر سے برسرپیکار ہونے کی بجائے آپس کی سر پھٹول میں مصروف کیا جائے۔
- مختلف فرقوں کو دست و گریباں کیا جائے.........اور مزید نئے نئے فرقے بنائے جائیں۔
- ممانعت جہاد کی تعلیم کو عام کیا جائے۔
- ہندوستان میں توہین رسالت کی فضا پیدا کی جائے۔
- دنیا کے مختلف مسلمان ممالک میں قادیانیوں کو مسلمان ظاہر کر کے حکومت کے اہم عہدوں پر بٹھایا جائے.........اور ان کی جاسوسی سے اہم ملکی راز حاصل کیے جائیں.........
- نو مسلموں کو اسلام کے نام پر قادیانیت کی دعوت دی جائے اور انہیں مسلمان کے نام پر قادیانی بنایا جائے۔
- پوری دنیا میں اسلام کی نمائندگی قادیانیت کے سپرد کی جائے.........

اے قوم حجاز! آج بھی عالم کفر اور قادیانی اپنے ان اہداف پر بھرپور کام کر رہے ہیں.........اور اپنی منزل حاصل کرنے کے لیے تڑپ رہے ہیں۔ ان کا حصول منزل کیا ہے؟ اس کے تصور سے ہی جسم تھرا اٹھتا ہے اور روح کانپ جاتی ہے۔

رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! میں نے ساری تشویش ناک صورت حال تمہارے سامنے رکھ دی ہے اور اس پر تمہاری تشویش اور تڑپ دیکھنا چاہتا ہوں۔

تری آنکھ کو آزمانا پڑا
مجھے قصۂ غم سنانا پڑا